مدیر کے قلم سے

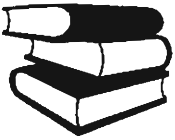

تعارف تبصرہ کتب

کتاب: ہمارا نصاب تعلیم کیا ہو؟ مصنف: مولانا سید سلمان حسینی ندوی

ضخامت: ۲۶۴ صفحات قیمت: ۸۰ روپے

ناشر: مجلس نشریاتِ اسلام۔ا۔کے ناظم آباد مینشن ناظم آباد کراچی

نصاب تعلیم کا مسئلہ انتہائی اہم ہونے کے ساتھ ساتھ بہت ہی حساس بھی ہے' اور کافی عرصہ سے اس موضوع پر کئی ضخیم کتابیں اور مقالات و مضامین آرہے ہیں مگر یہ ایک ایسا موضوع ہے کہ معمولی بے احتیاطی کا بھی متحمل نہیں ہوسکتا۔ اس لئے اس پر قلم اٹھانے سے پہلے انتہائی سوچ و بچار اور فکر و تدبر سے کام لینا ہوگا۔ چنانچہ فاضل مصنف مدظلہ نے بہت ہی احتیاط اور تحقیق و تعمیق کے ساتھ اس مسئلہ پر قلم اٹھایا ہے اور الحمدللہ اپنی کوشش میں کافی حد تک کامیاب ہیں۔ گویا ان کے ساتھ بعض مقامات پر معمولی بحث کی گنجائش ہے' لیکن وہ ایسی نہیں جس کا حل نہ نکالا جاسکے۔ کتاب کی ثقاہت کے لئے ممتاز ادیب اور عالم اسلام کے قابل فخر فرزند مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی علمی اور بلیغ تقریظ بہت بڑی سند ہے۔ اس کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

''اس وقت راقم کی نظر کے سامنے عزیزِ فاضل و گرامی قدر مولوی سید سلمان حسینی ندوی زادہ اللہ توفیقاً و سعادۃً کی گرانقدر قیمتی و صحیح تصنیف ہمارا نصاب تعلیم ہے' جو ایک مفصل معلومات افزاء' فکر انگیز اور محققانہ تبصرہ اور معلومات کا خزانہ ہے۔ راقم کو اپنے وسیع مطالعہ کے باوجود ایسی کوئی مبصرانہ و محققانہ و حقیقت پسندانہ و منصفانہ اس موضوع پر کوئی کتاب دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ یہ ایک تاریخی جائزہ منصفانہ محاکمہ اور دعوتِ غور و فکر اور علمی نظام اور تدریسی نصاب میں حقیقت پسندی اور نافع تر کو اختیار کرنے کی سنجیدہ اور حقیقت پسندانہ دعوت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اہل مدارس واضعین نصاب اور رہنمایان تعلیم کو اس کے مطالعہ اور اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے''

مؤلفِ اور مؤلفؔ کے بارے میں پروفیسر محمد اجتباء ندوی کے گرانقدر تاثرات قابل غور ہیں۔ کتاب کے مؤلف عزیز گرامی مولانا سید سلمان حسنی ندوی ایک لائق ہونہار اور باصلاحیت جواں سال معلم ہیں۔ جنہیں ہند و بیرون ہند دانشگاہوں سے نہ صرف کسب فیض کا موقع ملا ہے' بلکہ انہوں نے اس کے نصاب نظام تعلیم ماہرین تعلیم اور طلبہ و اساتذہ کو قریب سے دیکھا ہے' تبادلہ خیال کیا ہے اور کرتے رہتے ہیں۔ اس کے پہلو بہ پہلو انہوں نے ملک کے قدیم و جدید اور معاصر نظام تعلیم اور نصاب سازوں کی کتابوں' افکار و خیالات کا گہرا جائزہ بھی لیا ہے۔ درس نظامی سے قبل'

درس نظامی اور اسکے بعد ندوۃ العلماء، مسلم یونیورسٹی کے نصاب و نظام پر عالمانہ اور مفکرانہ تبصرہ کیا ہے اور اپنی تجویز و رائے پیش کر کے دانشوروں و علماء کو اس پر غور کرنے اور حالات و زمانہ کے پیش نظر تعلیمی نظام پر نظر ثانی اور تربیت جدید کیلئے دعوت دی ہے الخ۔

پیش نظر کتاب ہمارا نصاب تعلیم کیا ہو اسی موضوع پر ایک مکمل و جامع تاریخ بھی ہے۔ اور لائحہ عمل اور مجوزہ نصاب بھی کتاب میں مسلمانوں کے نظامِ تعلیم کا قرآن مجید و حدیث شریف اور علماء و ماہرین تعلیم کے بیانات و تجربوں کی روشنی میں ایک مکمل جامع اور قابل عمل نصاب تعلیم کا نقشہ ہے۔ کتاب دو سو دس صفحات پر مشتمل ہے۔ اور پوری کتاب میں ذیلی عنوانات کے ساتھ قرن اول سے لے کر دور حاضر تک کے نصاب کا تنقیدی و معروضی جائزہ و تجزیہ ہے۔ زبان صاف ستھری پاکیزہ و شگفتہ ہے کہیں بھی کوئی پیچیدگی اور الجھاؤ نہیں'' اور بقول جناب مولانا نور عالم خلیل امینی استاذ ادب عربی و رئیس التحریر الداعی عربی دارالعلوم دیوبند بہرصورت مدارس کے نصاب پر غور و خوض کے حوالے سے یہ کتاب ایک معتبر آواز ہے جس کو سننے کی ضرورت ہے یقین ہے کہ بے شمار لوگ اس کو سنیں گے اور غور کے بعد دل اور عقل کے فتویٰ کی روشنی میں سمت سفر طے کرینگے۔...... مجلس نشریات اسلام کراچی کے مولانا فضل ربی ندوی صاحب نے انتہائی اہتمام کے ساتھ اس کتاب کی خوبصورت طباعت کروائی ہے اور اس میں ان کا حسن ذوق جھلکتا ہے۔

ماہنامہ ''القاسم'' خالق آباد نوشہرہ خصوصی اشاعت: علامہ سید سلیمان ندوی قدس سرہ

مؤلف و مرتب: مولانا عبدالقیوم حقانی ضخامت: ۴۵۲ صفحات قیمت: درج نہیں

ناشر اور ملنے کا پتہ: القاسم اکیڈیمی جامعہ ابوہریرہ، برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ

علامہ سید سلیمان ندویؒ برصغیر کے ان نوابغ رجال اور ان فقید المثال شخصیات میں سے ہیں۔ جن پر نہ صرف برصغیر بلکہ تمام عالم اسلام کو ناز ہے۔ آپ کی ہشت پہلو شخصیت جامع الکمالات ہے۔ علمی، تحقیقی ادبی تاریخی تنقیدی اور شعری دنیا میں آپ ایک منفرد مقام کے حامل ہیں۔ اور پھر جب حضرت حکیم الامۃ مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے حلقہ ارادت میں آئے تو آپ کی دنیا ہی بدل گئی۔ چنانچہ مولانا عبدالباری ندوی رحمہ اللہ کو تحریر فرماتے ہیں ''دس بارہ برس سے جو چیز نظری طور پر سمجھ میں نہ آتی تھی، وہ عملاً سمجھ میں آ گئی اور اب تلافی مافات میں مصروف ہوں لعل اللہ یرزقنی صلاحا (اور) اب نہ دارالمصنفین سے دلچسپی ہے نہ ندوہ سے نہ علمی مقالات و تصنیفات سے۔ چونکہ میری روزی قلم سے وابستہ ہے اور گھر میں اثاثہ بھی نہیں۔ اس لئے ناچار پڑا ابھرتا ہوں۔ خدا ہمت دے کہ ترک تعلق کر سکوں

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں، واقعہ یہ ہے کہ میں نے ہندوستان و بیرون ہند کی سیاحت اور ممالک اسلامیہ سے قریبی واقفیت سے سلسلے میں مولانا حبیب الرحمان شیروانی جیسا جامع فنون